

ہیں امید ہے جس طرح زنگین کے ترجمہ اسرار پر موزوں نے مغرب کو اقبال کے افکار سے روشناس کرایا ہے اسی طرح یہ کتاب بھی اقبال کے نظریات کی نشر و اشاعت کا ایک موثر ذریعہ ہوگی۔ کتاب کے شائع میں فاضل مترجم نے تعلیمات اقبال پر ایک مبسوط مقدمہ بھی تحریر فرمادیا ہے۔ کتاب کا معیار طباعت عمدہ ہے۔

گھریلو جھگڑے | جناب ابن فرید صاحب - شائع کردہ: ادارہ بتول، اچھرہ - لاہور۔ صفحات ۱۶۹ قیمت ۲ روپے ۳۶ پیسے۔

گھر معاشرے کی بنیادی اکائی ہے۔ اس کا استحکام معاشرے کا استحکام ہے اور اس کے بگاڑ سے پورے معاشرے کے اندر جھگڑا پیدا ہوتا ہے۔ اسلام نے عائلی زندگی کو کشاکش اور غم و غصہ سے پاک رکھنے کے لیے نہایت ہی پاکیزہ اصول تراشے ہیں۔ ابن فرید صاحب نے انہیں اصولوں کی روشنی میں انسانی نفسیات کو پیش نظر رکھتے ہوئے گھر کی فضا کو پرسکون بنانے کے لیے چند موثر تجویزیں بتائی ہیں۔ ان کا انداز بیان بڑا دلچسپ، آسان اور حکیمانہ ہے۔

ہم کیسے رہیں | جناب ابن فرید صاحب - شائع کردہ: ادارہ بتول، اچھرہ - لاہور، صفحات ۱۴۱ قیمت دو روپے۔

یہ کتاب بھی ”گھریلو جھگڑے“ کے سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ اس میں عورت کو اپنی گھریلو ذمہ داریوں سے آگاہ کیا گیا ہے۔ اور اسے یہ بتایا گیا ہے کہ کامیاب زندگی گزارنے کے لیے اسے اپنی کس انداز سے تربیت کرنی چاہیے۔ ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

”کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آپ کے مزاج میں بردباری اور سنجیدگی ہے لیکن شوہر بہت ہی گرم مزاج اور جذباتی ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر بڑا مان جاتا یا ناراض ہو جاتا اس کی عادت ہے۔ یہ عادت ظاہر ہے کہ کسی کے لیے بھی نفع بخش نہیں، لیکن آپ کیا کریں کہ آپ کو اس سے سابقہ پڑ ہی گیا ہے۔ آپ کو اس سے نمٹنا ہے۔ یہ موقع بھی درگزر اور خوشگواری کا لحاظ کرنے کا ہے۔ آپ یہ فیصلہ کر لیجئے کہ ایسے موقعوں پر آپ ان کو معاون کر دیا کریں گی

پھر آپ دیکھیں گی کہ ساری جھنجیلاہٹ ایک طرف ہو کر رہ جائے گی اور اس میں وہ شدت اور زور باقی نہیں رہے گا جو ہمیشہ ہمیشہ کے تعلقات کو خراب کر دے۔ آپ خیال کرتی ہوں گی کہ شاید یہ شوہر سے دب کر رہنا ہو۔ لیکن نہیں یہ مصالحت کی کامیاب ترین زندگی ہے ہر جذباتی معاملے میں شوہر کو جب یکساں روش کا سامنا کرنا پڑے گا تو وہ خود اپنی حالت پر نظر ثانی کرنے کے لیے مجبور ہو گا اور اس کا برتاؤ اس نوعیت کے مقابلے میں یقیناً مختلف ہو گا جبکہ آپ مد مقابل بن کر آئیں گی۔

ساری کتاب اسی قسم کی حکیمانہ باتوں سے بھری ہوئی ہے

فلسفۃ انقلاب : تالیف : جمال عبدالناصر صاحب - ترجمہ : دیباچہ و تذکرہ : اسماء رشید ایم، اسے شائع کردہ : اردو اکیڈمی سندھ - کراچی - قیمت تین روپے۔

زیر نظر کتاب ”انقلابات“ کا کوئی فلسفیانہ تجزیہ نہیں بلکہ ایک آمر کے ذاتی تجربات کی داستان ہے۔ اس میں سیاسی جوڑ توڑ، قتل و غارت کے منصوبے تو بکثرت ملتے ہیں لیکن تفکر کی گہرائی یکسر مفقود ہے۔ یہ درحقیقت قوت و طاقت کے پرستار کے تاثرات ہیں۔ یہ کتاب ہٹلر کی مشہور کتاب ”میری جدوجہد“ کا چربہ ہے اور اس کا ایک ایک حرف اسی جابرانہ قوم پرستی کی غمازی کرتا ہے جس کی جھلک ہمیں جرمنی کے آمر کی تحریر میں نظر آتی ہے۔

دیباچہ میں مترجم نے جمال ناصر کے بارے میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ کافی حد تک محل نظر ہیں۔ مثلاً یہ کہنا کہ ناصر نے برسرِ اقتدار آنے کے بعد اپنے دشمنوں سے انتقام نہیں لیا یا بالکل غلط ہے۔ ناصر صاحب کی خدات جو کچھ بھی ہوں لیکن انہوں نے اخوان المسلمین جیسی دینی تحریک کو جس ظلم و تشدد کے ساتھ دبا یا ہے اور اس کے مخلص کارکنوں پر جس قسم کے مظالم ڈھائے ہیں انہیں انسانیت کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ محض خلوص اور قوم اور وطن سے محبت اور اس کی خدمت کا سچا جذبہ کبھی بھی قوموں کو کامرانی کی راہ پر نہیں لگا سکتا۔

مصری ایک آزاد اور طاقتور مصر کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ یہ خواب بڑا مبارک ہے اور خدا